يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰ مَنُو اتَّقُوْ االلّٰهَ وَ كُوْ نُوْ ا مَعَ ا لصّٰدِ قِيْنَ ٥ (٩ : ١١٩)

مومنو! اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ رہو

عقیدہ شریفہ

و

رسالہ فرایض وزادالناجی

من تصنیفات

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ

و

وحضرت میاں سید میراں جیؒ

زیرِ اہتمام

جمیعت مہدویہ دائرہ زمستان پور، مشیرآباد

بغرض افدہ قومی

مطبوعہ معین پریس بازار عیسی میاں، حیدرآباد دکن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

فرمایا امام مہدی علیہ السلام نے کہ میں بلاواسطہ (بمقام طریقت) اللہ تعالیٰ سے ہر روز تازہ تعلیم پاتا ہوں (چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ، کہو کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع (بمقام شریعت) ہوں۔ محمدؑ مہدی آخرالزماں اور پیغمبر خدا کا وارث۔ جاننے والاعلمِ قرآن وایمان کا بیان کرنیوالا احکام حقیقت وشریعت وخوشنودی حق کا۔

المقصو د بندہ سید خوندمیر بن موسیٰ عرف چھجو نے ان احکام کو حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام کی زبان سے سنا ہے۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا ہیکہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں خدا سے (یعنی معلومات حضور خدا سے) اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو شخص کہ ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہووہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماخوذ ہوگا۔ اور آپ علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنی ذات کے مہدی ہونے کا اظہار کیا اور اپنی مہدیت کے ثبوت میں خدا اور کلامِ خدا اور موافقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حجت فرمایا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ’’اَفَمَنۡ کَا نَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ وَ یَتۡلُوۡ ہُ شَا ھِدٌ مِّنۡہُ وَ مِنۡ قَبۡلِہٖ کِتٰبُ مُوۡسٰۤی اِمَا مًا وَّ رَحۡمَۃً ط اُو لٰٓئِکَ یُئو مِنُوۡنَ بِہٖ ط وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ مِنَ الۡاَ حۡزَابِ فَا لنَّا رُ مَوۡ عِدُ ہٗ فَلَا تَکُ فِیۡ مِرۡ یَۃٍ مِّنۡہُ اِ نَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّا سِ لَا یُئو مِنُوۡنَ ہ (جزء ۱۲، رکوع ۱)‘‘ ’’تو کیا جو شخص کہ اپنے خدا کے کھلے راستے پر ہو۔ اور اس کیساتھ ایک گواہ (یعنی قرآن) ہو اور قران سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو رہنما اور رحمت ہے۔ اور یہ سب (یعنی بیّنہ۔ قرآن۔ کتاب موسیٰؑ) اس کی تصدیق کرتے ہوں اور فرقوں میں سے جو اس سے منکر ہو ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے۔ تو اس کے طرف سے شک میں نہ رہنا کہ وہ برحق ہے۔ تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے‘‘۔

:- نوٹ :-

(ترجمہ میں جو عبارت کہ قوس شدہ ہے وہ حضرت میاں سید حسینؒ شارح عقیدہ شریفہ کی عبارت کا ماحصل ہے)

اور اس آیت کے مانند اور بہت سی آیتیں مشہور ہیں اور (مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہووہ خدا و کلام خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہوگا۔ اور فرمایا کہ ان احکام کو (جو ان اوراق میں مذکور ہیں) خلق پر ظاہر کرنے کے لیئے ہم مامور ہوئے ہیں اور جس نے کہ احادیث نبویہ کو حجت

گردانا تو (جواباً) فرمایا کہ احادیث میں اختلاف بہت ہے ان کی تصحیح مشکل ہے جو حدیث کہ خدا کی کتاب اوراس بندے کے حال سے موافق ہووہ صحیح ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

میرے بعد قریب میں تمہارے لیئے حدیثیں بہت ہونگی پس تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کروا گر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کردو۔

اورآپ ﷺ نے بعض احادیث بھی بیان فرمائے وہ ان کی (یعنی متکلمین ومجتہدین کی) سمجھ اور عقیدے کے خلاف ہوئے۔ اور جن لوگوں نے کہ (حضرت علیہ السلام کے آگے) اس حدیث سے حجت کی کہ (مہدی علیہ السلام) زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسا کہ وہ جور وظلم سے بھری ہوئی تھی یعنی تمام عالم مہدی علیہ السلام پر ایمان لائیگا اور اطاعت کریگا جواباً ارشاد فرمایا کہ تمام مومن (ازلی) ایمان لائے اور اطاعت کئے اور پیروؤں کے حق میں یہ آیت ارشاد فرمایا۔"فَاسْتَجَا بَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ م بَعْضٍ فَالَّزِیْنَ هَا جَرُوْ اَوْ اُخْرِ جُوْ امِنْ دِیَارِ هِمْ وَ اُوْ ذُوْ ا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْ الَاُ كَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰ تِهِمْ وَ لَاُ دْ خِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا ا لْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَ هٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ٥(جزء ۴، رکوع ۱۰)" "پس جولوگ کہ (خدا کی راہ میں) ہجرت کئے اوراپنے وطنوں سے نکالے گئے اور؛ میری راہ میں ستائے گئے قتل کئے (کافروں کوخدا کی راہ میں) اور مارے گئے"۔ اور یہ صفتیں جو کہ اس آیت میں مذکور میں مہدویوں کے حق میں مخصوص فرمایا۔ اور ارشاد ہوا کہ یہ علامتیں ان میں موجود ہوگیں۔ مگر ایک کارزار کی صفت باقی ہے۔ اس کو مشیّتِ الٰہی پر محول فرمایا جس کا حال اس آیت کے موافق ہو وہ مہدویوں سے ہے اور جو شخص کہ مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے اور ہجرت وصحبت سے باز رہا ہے اس کو اس آیت کی رو سے منافقی کا حکم فرمایا۔"لَایَسْتَوِی الْقٰعِدُ وْنَ مِنَ الْمُئوْ مِنِیْنَ غَیْرُ اُو لِی الضَّرَ رِ وَالْمُجٰهِدُ وْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَ مْوَا لِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِ یْنَ بِاَ مْوَ الِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنِ دَ رَ جَةً ط وَ كُلًّا وَّ عَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ط وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِ یْنَ عَلَی الْقٰعِدِ یْنَ اَ جْرًا عَظِیْمًا ٥ (جزء ۵، رکوع ۹)" "جن مومنوں کو معذور نہیں اور وہ بیٹھ رہے اُن لوگوں کے برابر نہیں جو اپنے مال وجان سے خدا کی راہ میں جہاد کرنیوالے ہیں۔ اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں

(معذوروں) پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت دی اور خدا کا وعدہ نیک تو سب ہی سے ہے اور اللہ نے ثواب عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں (غیر معذوروں) پر بڑی برتری دی ہے مدارج ہیں خدا کے ہاں سے اور اس کی بخشش اور مہر سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

تائبین کے حق میں فرمایا قولہ تعالیٰ:۔" اِلَّا الَّزِیۡنَ تَابُوۡ ا وَ اَ صۡلَحُوۡ ا وَا عۡتَصَمُوۡ ا بِا للّٰہِ وَ اَ خۡلَصُوۡ اد یۡنَھُمۡ لِلّٰہِ فَاُو لٰٓئِکَ مَعَ الۡ مُؤمِنِیۡنَ ط وَ سَوۡفَ یُؤتِ اللّٰہُ الۡمُؤ مِنِیۡنَ اَ جۡرًا عَظِیۡمًا ہ(جزء ۵، رکوع ۱۷)" "مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی اور اللہ کا سہارا پکڑا اور اپنے دین کو خدا کے واسطے خالص کر لیا تو یہ لوگ مومنوں کیساتھ ہوں گے۔ اور اللہ مومنوں کو بڑے اجر دیگا"۔ اور نیز یہ فرمایا ہے کہ اس بندے کے آگے تصحیح ہوتی ہے جو یہاں مقبول ہوا وہ خدا کے پاس مقبول ہے اور جو میرے پاس صحیح نہوا وہ خدا کے پاس مردود ہے۔ اور نیز فرمایا ہے کہ منکران مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز مت پڑھو اگر سہواً پڑھی جائے تو پھر لوٹا کر پڑھو۔ اور نیز فرمایا ہے کہ جو حکم و بیان کہ تفاسیر یا غیر تفاسیر میں اس بندے کے بیان کے مخالف پایا جائے وہ صحیح نہیں ہے۔ اور جو اعمال و بیان کہ بندے کا ہے وہ خدا کی تعلیم اور مصطفےٰ ﷺ کی اتباع کے موافق ہے۔ اور نیز فرمایا ہے کہ ہم مذہب مقیّد نہیں رکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی ہمارے صدق کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ بذریعۂ کلام خدا اور اتباع رسول اللہ ﷺ ہمارے احوال و اعمال پر غور کرے اور سمجھے۔

جیسا کہ فرمایا خداے پاک و برتر نے" قُلۡ ھٰذِہٖ سَبِیۡلِیۡٓ اَدۡ عُوۡٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیۡرَ ۃٍ اَ نَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیۡ ط وَ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِ کِیۡنَ ہ(جزء ۱۳، رکوع ۵)" "کہو اے محمد ﷺ کہ یہ میری راہ ہے۔ بلاتا ہوں مین (خلق کو) خدائے تعالیٰ کی طرف بینائی پر اور وہ جو میرا تابع (تام) ہے۔

اور نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ ہم کو مخصوص اس لیئے بھیجا ہے کہ وہ احکام و بیان جو ولایت محمدی ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں بواسطۂ مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں۔ اور نیز فرمان خدا "پھر تحقیق کہ ہم پر ہے بیان اس کا" (کے متعلق) فرمایا کہ یہ بیان مہدی علیہ السلام کی زبان سے ہوتا ہے اور نیز فرمایا ہے کہ خدا کو چشم سر سے دُنیا میں دیکھنا (ضروری) ہے دیکھنا چاہیئے۔ اور خدا کے حکم اور مصطفےٰ ﷺ کی حجت سے خود بھی رویت خدا کی گواہی

دی۔اور نیز حکم دیا کہ ہر مرد اور عورت پر خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے۔جب تک کہ سر کی آنکھ یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے گا مومن نہ ہوگا۔مگر جو طالب صادق کہ اپنے روے دل کو غیر حق سے پھیر کر حق کی طرف لایا ہے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول ہے اور دنیا و خلق سے عزلت یعنی علٰحدگی اختیار کیا ہے اور اپنے سے باہر آنے کی ہمّت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی ایمان کا حکم فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایمان خدا کی ذات ہے (یعنی جب تک خدا کو نہ پائے ایمان کو نہیں پا سکتا)

اور دیگر یہ کہ (حضرت مہدی علیہ السلام نے) مجتہدوں اور مفسّروں کے عقیدے کے خلاف بعض آیتیں بیان کی ہیں۔چنانچہ۔حصرِ ایمان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ " اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ہ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ مَغْفِرَۃٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ ہ (جزء ۹ ، رکوع ۱۴) " ”وہی لوگ ایمان والے ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب آیات اِلٰہی ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور ہم نے جو اُن کو روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں یہی ہیں سچے ایماندار“۔

اور وہ طالب کہ جس کی نسبت یہ صفات ذکر کئے گئے ہیں اس (آیت سے) حکم ایمان میں داخل ہے اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے کی نسبت اس آیت سے حکم فرمایا۔" بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ہ(جزع ۱ رکوع ۸) " ”جس نے کمایا گناہ اور اس کو اس کے گناہ نے گھیر لیا سو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے“۔

اور دیگر فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ " وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خٰلِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ہ(جزء ۵ ، رکوع ۹) " ”جو شخص کہ مومن کو قصداً مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔اُس پر اللہ کا غضب (نازل) ہوگا اور اس پر خدا کی لعنت ہوگی اور اس کے لیئے بڑا عذاب تیار رکھا ہے“۔

اور وعدۂ دوزخ (بارادۂ دنیا اس آیت کی جہت سے فرمایا) قولہ تعالیٰ " مَنْ كَا نَ يُرِ يْدُ الْعَا جِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآ ءُ لِمَنْ نُّرِ يْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْ مُوْ مًا مَّدْ حُوْ رًا ٥(جزء ١٥، ركوع ١) " "جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اور جس قدر چاہتے ہیں اس (دنیا میں) اس کو شتاب دیتے ہیں اور پھر ہم نے اس کے لیئے دوزخ ٹہرا رکھی ہے جس میں وہ بُرے حالوں راندۂ (درگاہ خدا) ہو کر داخل ہوگا"۔

اور ترکِ حیاتِ دنیا کی نسبت فرمایا قولہ تعالیٰ " مَنْ عَمِلَ صَا لِحًا مِّنْ ذَ كَرٍ اَ وْ اُ نْثٰى وَهُوَ مُئْو مِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰو ةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِ يَنَّهُمْ اَ جْرَ هُمْ بِاَ حْسَنِ مَا كَا نُوْ ا يَعْمَلُوْنَ ٥(جزء ١٤، ركوع ١٨) " "جو شخص عمل صالح (یعنی ترک حیات دنیا) کریگا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم اس کی زندگی (دنیا میں بھی) اچھی طرح بسر کرائینگے۔ اور ان کو (عقبیٰ میں بھی) ان کے بہترین اعمال کا ضرور صلہ دیں گے"۔ اور ماسوا اللہ سے پرہیز کرنے کی نسبت (فرمایا) قولہ تعالیٰ " يٰٓاَ يُّهَا الَّذِ يْنَ اٰ مَنُو ا اتَّقُو االلّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّ مَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا ا للّٰهَ ط اِ نَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْ نَ ٥(جزء ٢٨، ركوع ٥) " "اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو" اور ہر شخص غور کرتا ہے کہ کل (قیامت) کے لیئے اس نے کیا بھیجا ہے۔

اور ذکر دوام کی نسبت (فرمایا) قولہ تعالیٰ " فَاِ ذَ ا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَا ذْ كُرُو ا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْ دًا وَّعَلٰى جُنُوْ بِكُمْ فَاِ ذَاا طْمَاْ نَنْتُمْ فَاَ قِيْمُو ا لصَّلٰو ةَ ط اِنَّ ا لصَّلٰو ةَ كَا نَتْ عَلَى الْمُئْو مِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْ قُوْ تًا ٥(جزء ٥، ركوع ١١) " "پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کے ذکر میں لگے رہو اور پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو نماز پڑھو کیونکہ مسلمانوں پر نماز بہ قید وقت فرض ہے"۔

اے طالبان حق جو مہدی علیہ السلام کے شیدائی ہو تم کو معلوم ہو کہ یہ احکام جو (ان اوراق) میں مذکور ہیں۔ مہدی علیہ السلام کی اوّل ملاقات سے آپ علیہ السلام کی رحلت تک بندہ ہمیشہ آپ کی صحبت میں رہا۔ ہم ان احکام سے کسی حکم میں تفاوت نہیں پائے۔ اور ان تمام احکام پر اعتقاد و ایمان رکھتے ہیں۔ جو شخص کہ بیان مہدی علیہ السلام میں کوئی تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیانِ مہدی علیہ السلام ہوگا۔

تمّت